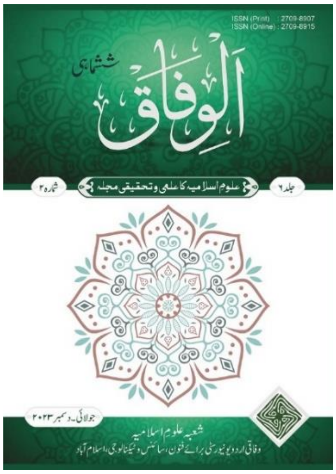

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 6, Issue 2 (June - December 2023)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Indexing

Article	تفسیر موضوعی: تاصیلیت، ارتقاء اور اہم مناہج کا جائزہ Thematic Exegesis: An Analyses of its Origins, Evolution and Significant Methodologies
Authors	[1] Muhammad Riaz [1] Dr Feroz Ud Din Shah Khagga
Affiliations	[1] University of Sargodha, Sargodha.
Published	31 December 2023
Article DOI	https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u2
QR Code	
Citation	Muhammad Riaz and Feroz ud Din Shah Khagga, "تفسیر موضوعی: تاصیلیت، ارتقاء اور اہم مناہج کا جائزہ Thematic Exegesis: An Analyses of its Origins, Evolution and Significant Methodologies" *Al-Wifaq*, no. 6.2 (December 2023): 17–26, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u1.
Copyright Information:	Thematic Exegesis: An Analyses of its Origins, Evolution and Significant Methodologies © 2023 by Muhammad Riaz, And Dr Feroz Ud Din Shah Khagga is licensed under CC BY 4.0
Publisher Information:	Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

تفسیر موضوعی: تاصیلیت، ارتقاء اور اہم مناہج کا جائزہ

Thematic Exegesis: An Analyses of its Origins, Evolution and Significant Methodologies

محمد ریاض

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

ڈاکٹر فیروزالدین شاہ کھگہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

ABSTRACT:

Historically, in every era knowledge of Quranic exegesis has remained under the particular tendencies of aesthetic taste of that period. As the tide of time took a turn, a new style and approach to the exegesis of the Quran surfaced. The rapid and limited time of our age drove the noble Mufassirun to simplify and make the exegesis of the Quran comprehensible and facilitating for people. This approach, known as the Subjective (Thematic) Method, involved gathering and grouping of Quranic verses according to their themes and then explained through commentary and elaboration so that a reader can understand numerous verses of the Quran at once. Hence, style and manners of every Mufassir seems different from other. However, it is broadly evident from the critical analysis of exegetical services rendered by great. Exegetical experts that the style of majority of them is influenced by Quranic text, its interpretation, explanation and derivation which highlights their scholarship. And this exegetic style reflects from beginning to end in these exegeses. Although this method was partially found in the exegesis of classical Mufassrl and forebears by chance but it was not formally organized and principled. Current construction didn't develop until the 20th century AD, or the 14th Hijri. Islamic scholars introduced this approach, developed and established its tenets in the fourteenth Hijri century. Following these rules, a list of subjects is created after a thorough analysis of Quranic verses to determine thematic subjects. The verses that are mentioned in connection with these topics are compiled from various chapters and sections, giving readers a thorough study of the Quran according to their tastes. In conclusion, an attempt is made to comprehend the divine design and purpose of address.

KEYWORDS:

Tafseer Mauzui, Thematic Exegeses, Quranic Interpretation, Methodologies of Quran Commentary etc.

تمہیدی مبحث

آخری صحیفہ ربانی "قرآن مجید" آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ یہ کتاب عظیم انسانی زندگی کے لیے کامل ہدایت نامہ۔ مکمل دستور العمل، علم و حکمت کا منبع، عقل و دانش کا مخزن تا قیامت سرچشمہ ہدایت، فرقان، فلاح و خسران کی میزان، کتاب ہدایت، ھدی للناس اور اولین ماخذ اسلام ہے۔ جو کہ عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے جس کو انسانی فہم و تاکید کے لیے آسان ترین قرار دیا گیا ہے۔ اسی بنا پر عوام الناس کے لیے مراد باری تعالیٰ کے مطابق مطالب قرآنی کا بیان ہر دور میں علماء کے پیش نظر رہا ہے۔

قرآن مجید کے پہلے معلم اور مفسر خود آقا کریم ﷺ کی ذات ہے جنہوں نے اپنے اقوال و افعال سے قرآن کے مطالب و معنیٰ کو نہ صرف واضح کیا بلکہ ان کی تعلیم تفہیم اور تبلیغ بھی فرمائی۔ جو کہ آپ ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ [1]

"اے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں کا کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلاوے ان کو کتاب اور تہ کی باتیں اور پاک کرے ان کو بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا"

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور ایسا کلام جس کو صاحب کلام نے خود قولاً ثقیلاً کہا۔ جس کا نزول صاحب کتاب کی جبین عرق آلود کر دے جسم کو کپکپادے۔ اونٹنی کو چلنے سے قاصر کر دے۔ وہ نبی امی ﷺ جس کے سینہ کو شق صدر کے ذریعے اور وحی الٰہی کی تجلیات کا حامل بنایا گیا۔ ان تمام تر صلاحیتوں کے باوجود اگر نزول وحی پر ان کی یہ کیفیت ہو تو ایک امتی کا حال تحمل قرآن پر کیا ہو گا۔

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا [2]

"ہم نے دکھلائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر کسی نے قبول نہ کیا اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئی اور اٹھالیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان"

اس قول ثقیل کے علوم و معرفت تک رسائی اور ان کا ادراک بجز تفسیر قرآن ناممکن ہے۔ کیونکہ اس بلیغ کلام تک براہِ راست رسائی ہمارے نقص فہم کی وجہ سے ممکن نہیں اس لیے ہم تفسیر قرآن کے محتاج ہیں۔ اس طرح کتاب کے معانی و مفاہیم کے ادراک میں آپ ﷺ کے اقوال و ہدایات اور صحابہؓ کے اقوال کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ قرآن مجید اپنے

1۔ القرآن، سورۃ البقرہ، 129:2

2۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، 72:33

ابلاغی مقاصد میں بے مثل اور لاریب اور یکتا ہے۔ مگر اس کی ایک ایک سورۃ، آیت اور لفظ بلکہ حرف بھی اپنے اندر علم کے گوہر بے مثل اور کثیر مقاصد رکھتا ہے۔ان مقاصد تک رسائی بجز ہدایت نبوی ﷺ اور شاگردان نبی ﷺ ممکن نہ ہے۔

فہم موضوع میں قرآنی اسلوب کا اعجازی پہلو:

یہ قرآنی اعجاز ہے کہ وہ ایک ہی واقعہ میں ترتیب اور بنیادی اجزا کی یکسانیت کے باوجود کئی دروس اور مسائل کی نشاندہی کرتا ہے اور تکرار آیات سے ہر بار نیا مضمون باندھتا ہے۔ گو قرآن مجید کے اولین مفسر و معلم خود آنحضرت ﷺ ہیں اور صحابہ کرام اس معلم اول کے اولین شاگرد ہیں۔ صحابہؓ کے بعد تابعینؒ اور تبع تابعینؒ نے علم تفسیر حاصل کیا۔یوں تفسیر قرآن کا سلسلہ عہد رسالت ﷺ سے شروع ہوا اور اپنی بھرپور جولانیوں سے گزرتا ہوا عہد بہ عہد ترقی کرتا چلا گیا۔

ہر دور میں جید علماء کرام نے اپنی ذاتی استقامت علمی کے مطابق مخصوص عصری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تفسیر کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور زندہ و جاوید تصنیفات کا گراں بہا ذخیرہ چھوڑا ہے۔

قرآن مجید قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے آخری کتاب ہدایت ہے اس کی تفسیر بیان کرنے میں اولاً انحصار منقول تفسیری روایات پر رہا جب کہ گردش ایام کے ساتھ یہ رجحان اور اسلوب بھی عصری تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بدلتا رہا۔ فتوحات سے نت نئے علاقوں کا مسلم آبادی میں داخلہ ہو رہا تھا اور اسلامی تمدن وسعت پذیر ہو رہا تھا۔ جس کی وجہ سے مختلف نئے مسائل اور ضروریات دینی جنم لے رہی تھیں۔ مفسرین کرام نے بھی ان بدلتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے اس روایتی طریقہ تفسیر میں عصری تقاضوں کی تکمیل کے لیے رجحانات اور اسلوب کا اضافہ کیا۔ یہ دور عہد بنو عباس سے عصر حاضر تک پھیلا ہوا ہے۔اس دور میں عقل و نقل کا حسین امتزاج کا آغاز ہوا۔ مختلف علوم و فنون مثلاً صرف و نحو، عربیت سے متعلق علوم مدون ہوئے۔ منطق و فلسفہ، کلامی ابحاث اور فقہی مسالک وجود میں آنے لگے۔ مختلف قسم کے تفسیری رجحانات مثلاً ادبی، تاریخی، نحوی، لغوی، کلامی، صرفی اور فقہی رجحانات کے تحت بہت سا تفسیری ذخیرہ منصفہ شہود پر آگیا۔ جو شخص جتنا جس فن اور ذوق میں طاق تھا اتنا ہی اس نے قرآن مجید کو اپنے فن کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ تاریخ کے اوراق میں ہر دور میں علم تفسیر اس دور کے ذوق کے مطابق مخصوص میلانات کا حامل رہا۔ گویا ہر مفسر کا اسلوب اور انداز بیان دوسرے مفسر سے الگ نظر آرہا ہے۔

تاہم مفسرین عظام کی تفسیری خدمات کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ مفسرین کی کثرت کا اسلوب متن قرآنی کی آیات کے تحت ان کی تشریح و توضیح اور ان سے مستنبط مسائل اور علمی نکات کی نشاندہی کر رہا ہے۔اور یہی اسلوب تفسیر، ابتدا سے انتہا تک تفاسیر میں جھلکتا نظر آتا ہے۔

تفسیر کا موضوعی اسلوب

گردش ایام نے ایک پلٹ اور کھائی تو قرآن کی تفسیر کا ایک نیا انداز اور اسلوب معرض وجود میں آنے لگا۔ زمانہ کی تیز

رفتاری اور قلت وقت نے مفسرین کرام کو لوگوں کی سہولت کے لیے سہل اور عام فہم قرآن کے لیے یہ گرہ سلجھائی کہ قرآن مجید کی آیات کو ان کے موضوع کے اعتبار سے اکٹھا کر کے ان کی شرح وبسط سے تفسیر بیان کی جائے تاکہ ایک قاری ایک ہی وقت میں ایک ہی مقام پر قرآن مجید کی بہت ساری آیات کا فہم حاصل کر لے۔اس اسلوب کو "موضوعی منہج" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

یہ اسلوب اگرچہ زمانہ قدیم میں اکابر واسلاف کی تفاسیر میں جزوی طور پر ملتا ہے لیکن تفاسیر اس اسلوب کے باضابطہ اصول وضوابط کے تحت مرتب نہیں کی گئیں بلکہ بر سبیل تذکرہ ایسا ہو گیا۔ یہ اسلوب چودھویں صدی ہجری سے قبل تک بغیر کسی ضابطہ کے رہا۔ مگر چودھویں صدی ہجری میں علماء تفسیر نے باضابطہ اس کو متعارف کروایا اور اس کے اصول وضوابط مرتب کیے۔ جن کے تحت تفسیر قرآن میں آیات قرآنیہ کا عمیق مطالعہ کرنے کے بعد اس سے مستنبط موضوعات کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور موضوعات سے متعلق دیگر سور اور پاروں میں مذکور آیات کو یکجا کر کے قارئین کے ذوق مطالعہ کی نظر کیا جاتا ہے اور اخذ نتائج کی صورت میں منشاء الٰہی اور مقصود بیان کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قرآن فہمی کے قدیم عالمانہ اور دقیق وغامض متنی پیچیدگیوں میں پڑے بغیر قرآن کا حقیقی پیغام زندگی کے آفاقی، مقامی، انفرادی، اجتماعی اور سیاسی وملی مسائل کے حل کے لیے کس طریقے سے مخاطب ہوتا ہے؟ نیز قرآن اپنے پورے تناظر میں موت وحیات یا کائنات کی ابتداء اور اختتام کے درمیان میں خالق اور مخلوق کے مابین جس متوازن طرز تعامل کا تقاضا کرتا ہے اس حوالے سے اس کی آیات بینات کا کسی ایک موضوع سے متعلق کیا کلی شعور پیدا ہوتا ہے؟ اس کا اہتمام اور مفسرین کا اس پر ارتکاز والتفات نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ فی زمانہ جب کہ ہم میں کمزور اور وسعتِ مطالعہ کی خو میں ہوش ربا کمی آچکی ہے قرآن کریم کے مقتضیات سے بنی نوع انسان کو قریب کرنے کی شعوری کاوشوں میں تفسیر موضوعی کا سہارا لینا نہ صرف دلچسپ بلکہ قریب الفہم بھی ہے۔ اگرچہ تفسیر موضوعی سے متعلق عرب دنیا میں نیز ایران ادبیات میں اس سے متعلق خاصہ علمی مواد منصۂ شہود پر آچکا ہے اور اسلام کے کلاسیکی حلقوں سے نکل کر اب یہ رجحان شرق وغرب کی علمی جامعات و مراکز میں ایک پرکشش موضوع کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ اہل عرب نے قرآنی تفہیم کے لیے اس جدید اسلوب کو اختیار کر رکھا ہے اور اس اسلوب میں کئی ایک علمی وتحقیقی رشحات فکر ترتیب دے رکھے ہیں۔ اس ضمن میں بے شمار کتب اور مقالات موجود ہیں۔ مثلاً الدکتور زید عمر العیص کا "ضوابط تحديد الموضوع القرآني" ہے۔ ابوالنیل محمد عبدالسلام نے "دراسات في القرآن الكريم "التفسير موضوعي" تحریر کی ہے۔ محمد باقر الموحد الابطحی نے "المدخل الى التفسير الموضوعي للقرآن الكريم" لکھ کر اس فن کی خدمت کی۔ زیاد خلیل محمد الدغامین کی "منهجية البحث في التفسير الموضوعي للقرآن الكريم" لکھ کر موضوعی منہج کی مختلف جہت کو تحریر کیا۔ عبدالحئ الفرماوی کی "البداية في التفسير الموضوعي (دراسة منهجية

موضوعية)"اور"موسوعة التفسير الموضوعي"ہے۔ مصطفی محمد کی"الفهرس الموضوعي الآيات القرآن الكريم" اور مصطفی مسلم کی "مباحث فی التفسير الموضوعي"وغیرہ اس موضوع پر لکھا جانے والا علمی سرمایہ ہے۔اس تمام کام کا تعلق اگرچہ تفسیر موضوعی کے مختلف پہلوؤں سے ہے لیکن سارا عربی زبان میں ہے۔

تفسیر موضوعی: مفہوم و مناہج کا اجمالی جائزہ

ایک محقق و مولف اپنی تمام تر توجہ ایک نکتہ پر مرکوز رکھتا ہے اور تمام تر دلائل و براہین اسی موضوع سخن و تحقیق پر مرتکز رہتے ہیں، جو کہ قابل ہدف ہوتا ہے۔ تفسیر موضوعی بھی اسی نکتہ کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ مفسر اپنی علمی کاوش کی تمام جہات کو اسی زیر تبصرہ مضمون پر مرکوز رکھے۔ علامہ جوہری لکھتے ہیں۔

لان المفسر يرتبط بمعنى معين لا يتجاوزه الى غيره حتى يفرغ من بيانه وتفسيره الذى التزم[3]

"مفسر ایک مقررہ معنی کو مربوط جدوجہد کرتا ہے اور جب تک اس کے تمام تر تشنہ پہلوؤں کی تشریح نہ ہو جائے اس سے انحراف نہیں کرتا"۔

یعنی تفسیر موضوعی وہ تفسیر ہے جس میں ایک مفسر بیان کردہ مضمون سے متعلقہ تمام آیات کریمہ اور متعلقہ علمی مواد کو قاری کے لئے اکٹھا کر دیتا ہے۔ لفظ موضوع کی اصطلاحی تعریف کے ضمن میں ابو البقا الکفوی لکھتے ہیں کہ هو عبارة عن المبحوث بالعلم عن اعراض الذاتية [4] سے مراد مبحوث بالعلم کی ذاتی اعراض سے بحث کرنا ہے۔ یعنی علم کے زیر بحث حصے کی ذاتی اعراض کو مد نظر رکھ کر وضاحت کی جائے تو وہی "موضوع" ہے۔

مصطفی المسلم نے یوں تعریف کی ہے:

"هو قضية او امر متعلق بجانب من جوانب الحياة في العقيدة او السلوك الاجتماعي، او مظاهر الكون تعرضت لها آيات القرآن الكريم"[5]

"ایسا قضیہ یا معاملہ جس کا تعلق زندگی کے مختلف پہلوؤں؛ عقیدہ یا اجتماعی معاملات سے یا ایسے مظاہر فطرت سے ہوتا ہے کہ جن کے لیے قرآن کریم کی آیات پیش کی جاتی ہیں"۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موضوع ہر وہ امر ہے جس کا تعلق انسانی زندگی کی مختلف جہات، متعلقات، معاملات، عبادات، عقائد، حقوق اللہ، حقوق العباد سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان باللہ، ایمان بالرسل، ایمان بالآخرة، آسمان، کائنات، زمین

3۔ مصطفی مسلم، مباحث في التفسير الموضوعي (بیروت: دار القلم، 2005)، 15.

4۔ أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي أبو البقاء الحنفي، الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية (بیروت: مؤسسة الرسالة، س ن)، 868.

5۔ مسلم، مباحث في التفسير الموضوعي، 16.

وغیرہ ان میں سے ہر ایک اپنے اندر ایک کامل اور مکمل مضمون اور عنوان رکھتا ہے اس ہر مضمون اور موضوع سے متعلقہ جملہ تمام آیات قرآنیہ کو ایک جگہ یکجا کر کے ان کے مضامین کی تفسیر بیان کرنا در حقیقت موضوعی منہج ہے۔

تفسیر موضوعی کے منہج کا اہم عنصر اور رکن، ایک عنوان سے متعلق قرآن مجید کی تمام آیات کو ایک مقام پر یکجا بیان کرنا ہے۔ لہذا اس سے متعلق بیان کردہ خیالات تفسیر موضوعی باعتبار منہج کی تعریفات ہوں گی۔ شیخ عبد المتعال الجبریؒ لکھتے ہیں:

ان تجمع الآيات التي فى الموضوع الواحد، ولو كانت في سورشتي، وتؤخذ منها العبرة[6]

"ایک موضوع سے متعلق قرآنِ پاک کی مختلف سورتوں کی آیات کو یکجا کیا جائے اور ان سے عبرت حاصل کی جائے"۔

ہر صاحب تفسیر اپنی علمی استطاعت سے قرآن مجید میں جب غوطہ زن ہوتا ہے تو وہ اس سے علمی گوہر نکالتا ہے اور اخذ مضامین کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں میں مختلف مقام پر بیان کردہ ان مضامین کی یکجائی کا انحصار وحدت مضمون پر ہوتا ہے۔ اس یکجائی سے قاری کو نہ صرف آسانی ملتی ہے بلکہ دقت اور قلت وقت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑتا۔

محمد محمود حجازی لکھتے ہیں: "ایک موضوع کی مناسبت سے آیات کو جمع کرنا اور ان کو ترتیب نزولی کے مطابق ایسے ترتیب دینا کہ اسباب نزول کا کامل فہم حاصل ہو اور ان آیات کا مکمل موضوعی منہج کے مطابق ایسا غور و فکر کرنا کہ جس سے ایک ایسا موضوع کامل جاننا جس میں پوری طرح پر وحدتِ موضوعیت پائی جاتی ہو اور اس میں کوئی اختلاف نہ پایا جائے یہاں تک کہ اس موضوع سے متعلقہ آیات کی سورۃ میں محض ایک مرتبہ غور و فکر کرنے سے وہ تمام نصوص حاصل ہو جائیں"۔[7]

تفسیر موضوعی کی اقسام

تفسیر موضوعی کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں، ایک یہ کہ کسی سورت کی تفسیر یا کسی سورۃ میں وحدت مضمون، دوسری یہ کہ پورے قرآن کے موضوع کی تفسیر موضوعی۔[8] اسی طرح شیخ احمد جمال العمری نے تفسیر موضوعی کی دو اقسام کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ سورتوں میں موضوع کی وحدت

۲۔ (قرآن میں موضوع کی وحدت) یا دوسرے معنی ہیں۔ پورے قرآن میں موضوع واحد کی کامل اور جامع منہج[9]

الحسینی ابو فرحۃ نے قرآن مجید کے بعض آٹھ مختلف موضوعات الالٰہیات، النبوات، السمعیات، العبادات، المعاملات،

6۔ عبد المتعال الجبری، الضالون کما صورھم القرآن الکریم فی التفسیر الموضوعی للامام محمد عبدہ (قاہرۃ: مکتبۃ وھبۃ، 1984)، 286.

7۔ محمد محمود حجازي، الوحدۃ الموضوعیۃ في القرآن الکریم (قاھرۃ: دار الکتب الحدیثۃ، 1970)، 25.

8۔ أحمد سید الکومی اور محمد أحمد یوسف القاسم، التفسیر الموضوعی للقرآن الکریم (قاھرۃ: دار الھدیٰ للطباعۃ والنشر، 1960)، 22–23.

9۔ أحمد جمال العمري، دراسات في التفسیر الموضوعی للقصص القرآني (قاھرۃ: مکتبۃ الخانجی، 1986)، 70–72.

الاخلاق، المواعظ اور القصص کا تذکرہ کیا ہے۔ جسے انہوں نے الوحدۃ الموضوعیۃ في القران سے موسوم کیا ہے۔[10] مصطفی مسلم نے تین اقسام کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ مصطلح قرآنی

۲۔ موضوعی القرآنی

۳۔ وحدۃ الموضوعیۃ فی السورۃ القرآنیہ[11]

محمد ابراہیم الشافعی لکھتے ہیں کہ تفسیر موضوعی کو وحدۃ الموضوعیۃ في السورۃ القرانیۃ یا وحدۃ العضویۃ الادبیۃ دونوں پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔ اور وحدۃ الموضوعیۃ في الآیات القرآنیۃ کو بھی ایک موضوع قرار دیا ہے اور ان دونوں اقسام کے اسلوب کو بھی بیان کیا ہے۔[12]

تفسیر موضوعی کی تاصیلیت:

تفسیر موضوعی کے آغاز وارتقاء کے متعلق دو قسم کی آراء پائی جاتی ہیں؛ ایک یہ کہ تفسیر موضوعی کا اسلوب جدید ہے، دوم یہ کہ تفسیر موضوعی ایک قدیم رجحان ہے۔ موضوعی اسلوب یا منہج تفسیر القرآن بالقرآن عہد نبوی ﷺ میں ہی شروع ہو چکا تھا، یعنی تفسیر القرآن اور علوم القرآن میں موضوع کا اعتبار آغاز اسلام سے ہی ہو چکا تھا۔ جسے کوئی شخص ایک موضوع سے تعلق رکھنے والی آیات اور اس کے مدلولات کو یکجا کرتا اور کسی ایک آیت کے مضامین کی تائید اور تشریح و توضیح میں دوسری آیت لاتا اور ان کے قریبی تعلق کو ظاہر کرتا یوں وہ ایک آیت کے متن کی وضاحت کرتا جو کہ شاید ان کے علاوہ ممکن نہ ہو سکتا تھا۔ یہ طریق ابتدائے اسلام سے ہی مروج تھا جو کہ تفسیر القرآن بالقرآن کے نام سے موسوم تھا۔

جیسا کہ: فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[13] آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) کچھ الفاظ سیکھ لیے (جن کے ذریعے انہوں نے توبہ مانگی) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی بے شک وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ یہ کلمات خود اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ارشاد فرمادیے ہیں: قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[14] دونوں بول اٹھے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں"۔

10۔ الحسینی ابو فرحۃ، الفتوحات الربانیۃ فی التفسیر الموضوعی للآیات القرآنیۃ (قاھرۃ: دار ابو المجد، 1987)، 2، 5.

11۔ مسلم، مباحث في التفسیر الموضوعی، 23-29.

12۔ محمد ابراہیم الشافي، المنهج القویم في التفسیر الموضوعی لآیات القرآن الحکیم: دراسۃ منھجیۃ تطبیقیۃ (قاھرۃ: دار البیان للطباعۃ والنشر، س ن)، 32-53.

13۔ القرآن، سورۃ البقرہ، 2:37

14۔ القرآن، سورۃ الاعراف، 7:23

اس کی دوسری عمدہ مثال ارشاد باری تعالی "اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَ ہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ[15]"اے ایمان والوں اپنے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مت ملاؤ۔ ظلم کے بارے میں صحابہؓ کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا، "اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ[16]" بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ظلم سے شرک مراد لینا ایک واضح نبوی ﷺ اشارہ ہے۔ جس سے ایک سے زیادہ معانی والے لفظ اور آیات کو ایک جگہ جمع کرکے ان کے معانی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تفسیر کی یہ قسم عہد نبی کریم ﷺ میں بھی موجود تھی۔[17]

اس طرح کی کئی امثلہ ہمیں ذخیرہ احادیث میں جابجا ملتی ہیں اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر یہ طریقہ اختیار نہ کیا جائے تو ہمیں قرآن کے معانی اور مفاہیم کا درست طور پر ادراک نہ ہوسکے کیونکہ انسانی عقل بذات خود علم وحی کا ادراک کامل طور پر کرنے سے عاجز ہے اس لئے شارح، صاحب قرآن و وحی کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات میں نبی ﷺ کے براہ راست شاگرد باوجود اہل زبان ہونے کے آپ ﷺ سے فہم قرآن کے لیے رجوع کرتے تھے اور یہ طریقہ نزول قرآن سے ہی معروف تھا۔ اس کی کئی مثالیں تاریخ تفسیر قرآن میں موجود ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں موضوع کا اعتبار قدیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی حامل تصنیفات میں موضوع کے اظہار کا رجحان ابتدا اسلام سے ہی چلا آرہا ہے البتہ یہ مفسر کا اپنا ایک انداز اور اسلوب ہے جس میں وہ اپنے آپ کو قرآن کی تفسیر میں اس موضوع کا پابند رکھتا ہے۔

کتب احادیث میں نوع سنن اس کی عمدہ مثال ہے۔ امام بخاریؒ کا ہر مجموعہ احادیث کے باب کا عنوان قرآن کریم کی آیات سے باندھنا کتب فقہ میں فقہی ابواب بندی اور اس کے ضمن میں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یکجا کرنا بھی اس کی عمدہ امثال ہیں۔ علمائے لغت نے قرآن کریم کے الفاظ کے مدلولات کو مختلف مواقع پر مختلف معنی میں استعمال کیے جانے کا کھوج لگایا اور نادر علمی نکات اخذ کیے ہیں کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً مقاتل ابن سلیمان البلخی (م 150ھ) کی کتاب الاشباہ والنظائر فی القرآن الکریم ہے۔ جس میں انہوں نے وہ کلمات بیان کیے ہیں کہ جو لفظی اعتبار سے تو باہم مماثل ہیں لیکن معانی و مفاہیم میں سیاق و سباق کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ امام راغب اصفہانی (م502ھ) کی کتاب مفردات الفاظ القرآن الکریم ہے۔ جس میں الفاظ کے حروف اصلیہ مع معانی ومفاہیم کو واضح کیا ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ موضوعی منہج کی اساس قدیم ہے جب کہ خاص حدود و قیود کے ساتھ خاص اصطلاح میں اس کا ظہور نیا ہے۔ درحقیقت یہی وجہ ہے کہ قدیم علمائے تفسیر نے اس پر کوئی گفتگو نہیں فرمائی اور نہ ہی اس کو

15القرآن، سورۃ الانعام، 82:6
16القرآن، سورۃ لقمان، 13:31
17۔عبدالستار فتح اللہ سعید، المدخل إلی التفسیر الموضوعی (دار التوزیع والنشر الإسلامیۃ، 1991)، 29.

نمایاں کیا بلکہ معاصر علماء نے اس کی باضابطہ درس و تدریس کا ارادہ کر کے اس کے اصول و ضوابط اور کیفیات کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ انہوں نے دور جدید کے عصری چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے علماء اور محققین کو اس جانب راغب کیا ہے اور اس فہم کو ملحوظ خاطر رکھ کر نئے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے رجوع الی قرآن کی دعوت دی ہے۔ عصر حاضر میں دین اسلام کو جہاں بہت سارے نئے چیلنجز کا سامنا ہے وہاں نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لیے کئی نئی تحاریک شروع ہو چکی ہیں اور آج کا نوجوان اپنے دامن میں قلت وقت کی وجہ سے پورے قرآن کا مطالعہ کرنے سے قاصر ہے جہاں سے اس کو ہر قسم کی رہنمائی ملنا تھی۔

مصادر و مراجع

القرآن مجید

أبو البقاء الحنفي، أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي. الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية. بيروت: مؤسسة الرسالة، س ن.

ابو فرحة، الحسيني. الفتوحات الربانية في التفسير الموضوعي للآيات القرآنية. قاهرة: دار ابو المجد، 1987.

الجبري، عبد المتعال. الضالون كما صورهم القرآن الكريم، في التفسير الموضوعي للإمام محمد عبده. قاهرة: مكتبة وهبة، 1984.

الشافي، محمد ابراهيم. المنهج القويم في التفسير الموضوعي لآيات القرآن الحكيم: دراسة منهجية تطبيقية. قاهرة: دار البيان للطباعة والنشر، س ن.

العمري، أحمد جمال. دراسات في التفسير الموضوعي للقصص القرآني. قاهرة: مكتبة الخانجي، 1986.

الكومي، أحمد سيد، and محمد أحمد يوسف القاسم. التفسير الموضوعي للقرآن الكريم. قاهرة: دار الهدىٰ للطباعة والنشر، 1960.

حجازي، محمد محمود. الوحدة الموضوعية في القرآن الكريم. قاهرة: دار الكتب الحديثة، 1970.

سعيد، عبد الستار فتح الله. المدخل إلى التفسير الموضوعي. دار التوزيع والنشر الإسلامية، 1991.

مسلم، مصطفى. مباحث في التفسير الموضوعي. بيروت: دار القلم، 2005.